اے ذوالفقار آج تیرا امتحان ہے

اے ذوالفقار صاحبِ شمشیر رن میں ہے
اے ذوالفقار نور کی تنویر رن میں ہے
اے ذوالفقار حضرتِ شبیرؑ رن میں ہے
اے ذوالفقار کاتبِ تقدیر رن میں ہے

اے ذوالفقار حق کی جِلا ہے جلال میں
لگتا ہے جیسے آج خدا ہے جلال میں

تو ہے خدا کے شیر کی تلوار ذوالفقار
اکثر رہی ہے شاملِ انوار ذوالفقار
آمادہِ وِغا ہوا جبار ذوالفقار
ڈھانے قیامت آیا ہے قہار ذوالفقار

اے تیغ یوں لگے کہ حدِ مشرقین میں
اللہ لڑ رہا ہے لباسِ حسینؑ میں

اے ذوالفقار آج لڑائی ہے کچھ الگ
مقتل میں سب صفوں کی صفائی ہے کچھ الگ
شبیرؑ نے یہ تیغ اُٹھائی ہے کچھ الگ
اِس بار سب لبوں پہ دُھائی ہے کچھ الگ

دستے پہ تیرے دستِ خدا کی کلائی ہے
اے تیغ یہ حسینؑ کی پہلی لڑائی ہے

اے تیغ امتحان ہے تیرے کمال کا
کرنا ہے طے سفر تجھے اب ماہ و سال کا
اب وقت کچھ نہیں ہے جواب و سوال کا
قبضے پہ تیرے ہاتھ ہے یہ ذوالجلال کا

محشر بپا ہے غیضِ شہہِ مشرقینؑ سے
تو آج جل نہ جائے جلالِ حسینؑ سے

دَم کرنا آج نادِ علیؑ خود پہ بار بار
نامِ علیؑ ولی کا بھی کر لے ذرا حصار
رکنے نہ پائے آج قضا سے بھی تیرا وار
اے ذوالفقار آج بتا کیا ہے ذوالفقار

کوئی بھی روح آج اِدھر سے اُدھر نہ ہو
سر تن سے ہو جدا تو بدن کو خبر نہ ہو

اے ذوالفقار تو ہے بہت باکمال تیغ
تو خوش خرام تیغ ہے، تو خوش جمال تیغ
وابستۂ جلالِ خدا پُر جلال تیغ
بے مثل مرتضیٰؑ کی ہے تو بے مثال تیغ

شبیرؑ کے جلال کا صدقہ اتار دے
گر آج موت راہ میں آئے تو مار دے

رُخ زندگی سے موڑ کے بھاگیں تو بات ہے
رشتہ قضا سے جوڑ کے بھاگیں تو بات ہے
ربطِ حیات توڑ کے بھاگیں تو بات ہے
روحیں بدن کو چھوڑ کے بھاگیں تو بات ہے

ہر سمت ایک شعلہ سا بھڑکا لگا رہے
خود موت کو بھی موت کا دھڑکا لگا رہے

رفتار کی حدود سے آگے نکل کے چل
امکان کی قیود سے آگے نکل کے چل
ہر ذات ہر وجود سے آگے نکل کے چل
تو آج ہست و بود سے آگے نکل کے چل

لکھ دے قضا کا آج نَوِشتہ زمین پر
آئے نہ ڈر کے کوئی فرشتہ زمین پر

اے ذوالفقار قہرِ خدا سے ڈھلی ہے تو
اے ذوالفقار پہلوئے رب کی پلی ہے تو
دستِ خدا سے دشمنِ رب پر چلی ہے تو
اے ذوالفقار تیغِ جنابِ علیؑ ہے تو

اے ذوالفقار آج کچھ اِس طرح وار کر
روحیں کھڑی ہوں آپ بدن کو اُتار کر

اے ذوالفقار لینی ہے ہر اک ولی سے داد
گُل واہ واہ بولیں تو آئے کلی سے داد
اے ذوالفقار لینی ہے ربِ جلی سے داد
آئے مزا جو پائے تُو مولا علیؑ سے داد

عظمت سے تیری جو بھی ہے آگاہ داد دے
آئے مزا کہ خود تجھے اللہ داد دے

تیغِ جلی ہے آج جلالت سے وار کر
تُو ہیبت خدا ہے سو ہیبت سے وار کر
آواز اَلعجل کی ہو، عجلت سے وار کر
دستِ نفیس میں ہے نفاست سے وار کر

اے تیغ تو قضا کی کوئی جوت تو نہیں
خود موت پوچھے تُو ملک الموت تو نہیں

فوجِ لعیں ہے سارے ستمگار اِن میں ہیں
زہراؑ کے دشمنوں کے طرفدار اِن میں ہیں
اے ذوالفقار زہراؑ کے غدار اِن میں ہیں
اے ذوالفقار موت کے حقدار اِن میں ہیں

تربت میں آج سیدہ زہراؑ کو چین ہو
چل ایسے آج رن میں کہ راضی حسینؑ ہو

اے ذوالفقار لرزہ بَر اندام ہے جہاں
لگتا ہے جیسے حشر کا عالم ہے الاماں
منظر ہو کیسے نور علیؔ سے بھلا بیاں
اے ذوالفقار آج ہے یہ وقتِ امتحاں

بعدِ جلال تجھ کو دکھانا ہے صبر بھی
تجھ کو ابھی بنانی ہے اصغرؑ کی قبر بھی

شاعرِ اہلِ بیتؑ: نور علی نورؔ